© rasailojaraid.com

قرآن کریم - مغربی تہذیب کے لیے سب سے بڑا چیلنج

ظفر الاسلام اصلاحی

مغربی تہذیب دراصل یہودی سوچ اور صہیونی فکر ہے جسے نصاریٰ اپنے ملکوں میں رائج کیے ہوئے ہیں اور پوری دنیا میں اس کے اثرات پھیلانا چاہتے ہیں اور بہت سے ممالک میں پھیل بھی گئے ہیں۔ یہ تہذیب خدا فراموشی، بداعمالی، اخلاقی گراوٹ، جنسی بے راہ روی، بے حیائی وفحاشی، مال وزر کی حرص وہوس، صارفانہ ذہن کی پختگی، نسلی غرور وتکبر، کمزوروں کے ساتھ ناانصافی وزیادتی، حقوق انسانی کے دوہرے معیار، اپنے مخالفین کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے، آزادیِ رائے کے نام پر دوسروں کی دل آزاری اور جمہوریت کے قیام کے بہانے دوسرے ملکوں پر فوج کشی اور غاصبانہ قبضہ اور قتل وغارت گری کی گرم بازاری سے عبارت ہے۔ یہ تہذیب نہ تو جدید دور کی دین ہے اور نہ انسانی تمدن کی ترقی کی نشانی۔ درحقیقت یہ قدیم رومن تہذیب کا چربہ یا نیا ایڈیشن ہے جس کے مآخذ میں قدیم یونانی، مصری، فینیشی، اسرائیلی، آشوری، بابلی اور سومیری تہذیب شامل تھیں۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ یہ تہذیب اپنی نئی شکل میں ان قوموں یا گروہوں کی رائج کردہ ہے جو گمراہیوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے غضبِ الٰہی کے مستحق ہوئے جو خود راہِ حق سے منحرف ہوئے اور دوسروں کو بھی منحرف کیا یا کررہے ہیں۔ قرآن کریم کی اصطلاح میں یہ "مغضوب علیہم والضالین" ہیں۔ لبِ لباب یہ کہ مغربی تہذیب کی پرورش وپرداخت میں موجودہ دور کے یہود ونصاریٰ امِ سابقہ کی پیروی کررہے ہیں اور خود مغربی مورخین کی تحقیق یہی ہے جیسا کہ ڈاکٹر محمد ذکی نے اپنی معروف کتاب (مغربی تہذیب- آغاز وانجام) میں بہت تفصیل سے اس پر روشنی ڈالی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس وقت صورتحال یہ ہے کہ مغربی تہذیب کے علم برداران بالخصوص امریکہ و برطانیہ اسے پھیلانے کے لیے ہر ممکن ذریعہ اختیار کررہے ہیں حتی کہ اس کے لیے طاقت کے استعمال سے بھی گریز نہیں کررہے ہیں۔ اس تہذیب کے پیشوایان کسی ملک میں اپنی سیاسی بالادستی قایم کرکے اپنی تہذیب کا اثر بڑھارہے ہیں اور کہیں مختلف ذرائع سے اپنی فکر و تہذیب کو پھیلاکر اپنا سیاسی واقتصادی نظام نافذ کرنا چاہتے ہیں اور آجکل New World Order اور Globalization کے پیرایہ میں اقتصادی وسیاسی تسلط جمانے اور تہذیبی یلغار کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اپنی اس مہم میں مغربی تہذیب کے علمبرداران ان تمام چیزوں کی مخالفت کرتے ہیں جو اس تہذیب کے اثرات کو روکنے والی یا کم کرنے والی ہیں اور ان تمام اقدار، تعلیمات اور قوانین کو ناپسند کرتے ہیں اور لوگوں کو ان سے متنفر کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو مغربی تہذیب کی کاٹ کرنے والے ہیں اور اسکے برخلاف ایسی تہذیب کو فروغ دینے والے ہیں جو حق وانصاف کی داعی ہے اور جس کی جلو میں انسانی، مذہبی اور اخلاقی قدریں پروان چڑھتی ہیں۔ اس حقیقت کو معلوم کرنے کے لیے کسی ریسرچ و تحقیق کی ضرورت نہیں کہ مغربی تہذیب کا اگر کوئی دوسری تہذیب مقابلہ کرنے والی ہے تو وہ اسلامی تہذیب ہے جو قرآن وسنت پر مبنی ہے اس لیے کہ باقی تہذیبیں یا تو مغربی تہذیب میں ضم ہوگئی ہیں یا رفتہ رفتہ اسی کے اثرات میں ڈوبتی جارہی ہیں۔ اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ اس تہذیب کے بھیانک نتائج سے اگر کوئی نظام انسانوں کو محفوظ رکھنے والا ہے تو وہ قرآن کا دیا ہوا نظام ہے، اس کے اثرات بد کے ازالہ کے لیے اگر کوئی تریاق فراہم کرنے والا ہے تو وہ یہی ہدایت نامہ ہے۔ اس تہذیب کے رہنماؤں وہمنواؤں کی زیادتی وناانصافی، قتل وغارت گری اور ایذارسانی کے شکار اہل اسلام کو اگر ہمت وحوصلہ مندی، صبرو استقلال اور سخت سے سخت آزمائش میں دین و شریعت پر جمے رہنے کی قوت نصیب ہوتی ہے تو اسی کتاب مبین کی دی ہوئی ہدایات و تعلیمات سے۔ ان سب سے اہم یہ کہ اسلام اور اہل اسلام کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے کے تمام ذرائع استعمال کرنے کے باوجود جو چیز خود اہل مغرب کو اسلام سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قریب لا رہی ہے اور انہیں ایمان کی سعادت نصیب کر رہی ہے وہ یہی کتاب ہدایت و رحمت ہے۔ اس لیے بلا تکلف یہ کہا جا سکتا ہے کہ آج مغربی تہذیب کے لیے سب سے بڑا چیلنج قرآن کریم ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ساری سازشوں اور مال و دولت اور قوت و طاقت کے بیجا استعمال کے باوجود اہل مغرب اس چیلنج کا جواب نہیں دے پار ہے ہیں اس لیے کہ قرآن مجید کی تعلیمات حق و صداقت پر مبنی ہیں، یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں سے تعلق قایم کرنے کا بالکل فطری و آسان طریقہ سکھاتا ہے، اس کے اصول و ضوابط حقوق انسانی کے محافظ ہیں اور امن عالم کی ضمانت دینے والے ہیں اور اس کی تعلیمات انسانوں کے دلوں میں گھر کرنے والی ہیں۔ یہاں قرآن مجید کی کچھ اہم خصوصیات کو خود قرآن کے حوالے سے مختصراً واضح کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے:

قرآن کریم وہ راہ دکھانے والا ہے جو بالکل سیدھی ہے اور اس میں کوئی کجی نہیں ہے اور یہ حق و باطل میں فرق واضح کرنے والا ہے۔

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم (بنی اسرائیل/ ۷)	بے شک یہ قرآن وہ راستہ دکھانے والا ہے جو بالکل سیدھا ہے۔
تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعٰلمین نذیراً (الفرقان/ ۱)	بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر حق و باطل کے درمیان امتیاز کر دینے والی کتاب اتاری تاکہ وہ دنیا والوں کے لیے خبر کر دینے والا ہو

یہ وہ کتاب ہے جو سارے انسانوں کے لیے بہترین نصیحت ہے، انہیں گمرہی کی تاریکی سے نکال کر ہدایت کی روشنی تک پہنچانے والی اور کامیابی کی ضمانت دینے والی ہے۔

یا ایھا الناس قد جاء تکم موعظة من ربکم وشفاء لما فی الصدور وھدی ورحمة للمؤمنین (یونس/ ۵۷)	اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے اور یہ دلوں کی امراض کی شفا ہے اور ہدایت کا ذریعہ ہے اور مومنین کے لیے رحمت ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الرا. کتاب انزلناه الیک لتخرج الناس من الظلمٰت الی النور (ابراہیم/۱-۲)

الرا۔ یہ کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف اس لیے اتاری ہے کہ تم لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاؤ

یہ کتاب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی وضاحت کرتی ہے اور ان کی ادائیگی کا سیدھا سادہ طریقہ بتاتی ہے۔

ان اللّٰہ ربی وربکم فاعبدوہ ھذا صراط مستقیم (الزخرف/۶۴)

بے شک اللہ میرا اور تم سب کا رب ہے۔ پس اس کی بندگی بجالاؤ، یہی سیدھا راستہ ہے۔

واعبدوا اللّٰہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وماملکت ایمانکم ان اللّٰہ لایحب من کان مختالا فخوراً (النساء/۳۶)

اور تم سب اللہ کی پیروی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور یتیموں و مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور پڑوسی رشتہ دار سے، اجنبی ہمسایہ سے، پہلو کے ساتھی اور مسافر سے اور ان (کنیزوں وغلاموں) سے جو تمہارے قبضہ میں ہوں احسان کا معاملہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو مغرور ہو اور فخر کرنے والا ہو۔

قرآن کریم مسلمانوں کے لیے ہر معاملہ میں نہ صرف بہترین رہنما ہے بلکہ ہر حالت میں ان کی ہمت وقوت کا سرچشمہ ہے اور مصیبت وآزمائش میں ان کے صبر وثبات کا ذریعہ ہے۔

لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم و من الذین اشرکوا اذی کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور۔ (آل عمران/۱۸۶)

تم لوگوں کو مال وجان دونوں کی آزمائشیں پیش آکر رہیں گی اور تم لوگ اہل کتاب اور مشرکین سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے، اگر ان سب حالات میں صبر و اور خداترسی کی روش پر قایم رہو تو یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ولا تھنوا ولا تحزنوا انتم الاعلون ان کنتم مومنین (آل عمران/۱۳۹)

دل شکستہ نہ ہو اور غم نہ کرو، تم ہی لوگ سربلند ہوگے اگر سچے مومن بن جاؤ۔

یہ کتاب اپنے ماننے والوں کو دین کی راہ میں مالی و جانی قربانی کی ترغیب دیتی ہے اور دشمنوں سے مقابلہ کے لیے ہر ممکن تیاری کی تاکید کرتی ہے۔

انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون. (التوبہ/۴۱)

نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم اس کی حقیقت جان لو۔

واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل (الانفال/۶۰)

اور تم لوگ جہاں تک تمہارا بس چلے طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے ان کے مقابلہ کے لیے مہیا رکھو۔

قرآن مجید کی یہی وہ خصوصیات ہیں اور ان پر صدق دل سے ایمان لانے والے لوگ ہیں جن سے مغربی تہذیب کے نمائندگان خوف کھاتے ہیں اور ان کے اثرات کم کرنے کے لیے ہر حیلہ وحربہ اختیار کرتے ہیں۔ سچ بات یہ ہے کہ اسلامی و مغربی تہذیب میں کوئی قدر مشترک نہیں۔ اس لیے کہ جو چیزیں (مذہبی، اخلاقی وانسانی اقدار) مشترک ہوسکتی تھیں انہیں اہل مغرب نے یا تو بالائے طاق رکھ دیا ہے یا ان کے معنی و مفہوم کو بدل ڈالا ہے۔ اس نکتہ کی کچھ وضاحت یہاں ضروری معلوم ہوتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مغربی تہذیب کو جس فکر سے غذا ملتی ہے اس میں مذہب ہر شخص کا نجی یا پرائیوٹ معاملہ ہے، اس کا دائرہ صرف کلیسا یا خدا کے گھر تک محدود ہے، اسے انسان کی سماجی، معاشی وسیاسی زندگی میں دخل دینے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ بالفاظ دیگر اس تہذیب کی رو سے انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں مذہبی قیود و اخلاقی حدود کا کوئی تصور نہیں وہ تو انسان کو شتر بے مہار کی طرح دیکھنا چاہتی ہے۔ اس کے برخلاف قرآن مذہب کو ہر معاملہ میں دخیل قرار دیتا ہے اور اس کی رو سے انسان کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ زندگی کے ہر شعبہ میں مذہبی قانون کا پابند رہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اہل اسلام مغربی تہذیب کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لوازمات کو قرآن وسنت کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں اور ان چیزوں کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے جو ان پر پوری نہیں اترتیں تو اہل مغرب تلملا اٹھتے ہیں اور اس طرز فکر کو اپنے لیے بڑا چیلنج سمجھتے ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم انسانی زندگی کا مقصد ایمان وعمل صالح کے ذریعہ رضائے الٰہی کا حصول قرار دیتا ہے اور اسی اعتبار سے انسان کی کامیابی و ناکامی کا پیمانہ مقرر کرتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر (العصر/۱-۳)	زمانہ کی قسم انسان درحقیقت خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔

دوسری جانب مغربی تہذیب کا یہ خاصہ ہے کہ وہ مادی خوشحالی کو انسان کی معراج بتاتی ہے اور انسان کی کامیابی و ناکامی اسی پیمانہ سے ناپتی ہے، وہ اس سے کوئی غرض نہیں رکھتی کہ یہ خوشحالی کس طرح حاصل کی جائے۔ اس کے حصول کے لیے حقوق انسانی کی پامالی ہو اس میں کوئی حرج نہیں، اس کے لیے مکروفریب سے کام لیا جائے یا زور زبردستی کا طریقہ اپنایا جائے سب کچھ اس میں روا ہے۔

قرآن عظیم طاقتور وکمزور، امیر وغریب اور اپنے وغیر ہر ایک کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرنے پر زور دیتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو واضح ہدایت دیتا ہے کہ کسی کی دشمنی اس راہ میں آڑے نہ آنے پائے بلکہ دشمنوں ومخالفوں کے ساتھ بھی عدل وانصاف کے تقاضے اچھی طرح پورے کیے جائیں، اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

یا ایھا الذین آمنوا کونوا قوامین للّٰہ شھداء بالقسط ولایجرمنکم شنآن قوم علی الاّ تعدلوا. اعدلوا ھو اقرب للتقوی (المائدہ/۸)	اے ایمان والو اللہ کی خاطر درستی پر قایم رہنے والو اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کردے کہ انصاف سے پھر جاؤ۔ عدل کرو، یہ خدا ترسی سے زیادہ قریب ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوسری جانب اہل مغرب کی تہذیب میں کمزوروں، غریبوں و مخالفوں کے ساتھ منصفانہ برتاؤ ضروری نہیں. ان کے ساتھ ظلم و زیادتی کا معاملہ نہ تو جرم ہے اور نہ حقوق انسانی کے خلاف۔ مغربی تہذیب کے ان مظاہر یا نتائج کے بہت سے شواہد پیش کیے جا سکتے ہیں لیکن ماضی قریب میں چیچنیا، سربیا، بوسنیا، فلسطین، افغانستان اور عراق میں اہلِ اسلام کے ساتھ جو ظلم وستم روا رکھا گیا اور خود امریکہ و برطانیہ میں محض شک وشبہ کی بنیاد پر بہت سے مسلم شہریوں اور جیلوں میں افغانستان و عراق کے مسلم قیدیوں کے ساتھ حکومت اور اس کی پولس وفوجی افسران کی جانب سے جو انتہائی شرمناک اور اذیت ناک واقعات ظہور میں لائے گئے وہ مغربی تہذیب کا چہرہ بے نقاب کرنے کے لیے کافی ہیں۔ اسی طرح عورت کے باب میں بھی مغربی تہذیب کے نتائج انسانی معاشرہ کے لیے بہت خطرناک اور خود عورت کی عزت و آبرو کے لیے تباہ کن ہیں، یہ بات بخوبی معروف ہے کہ مغربی تہذیب جنسی بے راہ روی کو فروغ دیتی ہے وہ غیر شادی شدہ عورت کے ماں ہونے کو معیوب نہیں سمجھتی، اس تہذیب میں عورت محض ایک بازاری جنس یا تفریح کا سامان بن کر رہ گئی ہے جو اس کی باعزت زندگی کو تار تار کرنے والی ہے۔ اس تہذیب کے دلدادگان کے یہاں عورت کے لیے حجاب یا پردہ کی پابندی کا کوئی سوال نہیں، اس لیے کہ وہ بے پردگی، عورت کی جسمانی نمائش اور بے شرمی کے مظاہرہ کو تہذیب کی ترقی کی علامت قرار دیتے ہیں، دوسری جانب قرآن کریم کا مطالعہ کیا جائے تو یہ واضح ہوگا کہ وہ عورتوں کے سماجی ومعاشی حقوق کی ضمانت دیتا ہے اور مردوں کو ان کی ادائیگی کی تاکید کرتا ہے: ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف (البقرہ/۲۲۸) (عورتوں کے لیے بھی معروف طریقہ پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان پر مردوں کے حقوق ہیں) یہ کتاب عزیز ان کی عزت وعفت کی پاسباں بھی ہے، اس کے تحفظ کے لیے اصول وضوابط وضع کرتی ہے اور لوگوں کے لیے ان کی پابندی کو ضروری قرار دیتی ہے، اسی نقطہ نظر سے خود عورتوں کو پردہ کا حکم دیتی ہے، مزید براں وہ عورتوں کی عزت وآبرو پر حملہ کرنے اور ان پر تہمت لگانے والوں کے لیے سخت ترین سزائیں مقرر کرتی ہے۔ اسی طرح قرآن مرد وزن میں مصنوعی مساوات کا قائل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں دونوں کی فطری صلاحیتوں میں فرق اور ذمہ داریوں میں اختلاف کے پیش نظر سماجی و معاشی زندگی کے بعض معاملات میں ان کی حیثیت میں فرق روا رکھتا ہے۔ جو عین فطرت کے مطابق ہے۔ بلاشبہ قرآن کریم انسان کی آزادی رائے کا حامی ہے لیکن اس کی نظر میں اس کا استعمال کسی کی تضحیک، تنقیص وایذا رسانی کے لیے جائز نہیں۔ بالفاظ دیگر قرآن کی رو سے اظہار رائے کی آزادی بے لگام نہیں ہے یا رائے کی آزادی دلآزاری کا نام نہیں ہے، قرآن بہت ہی واضح لفظوں میں دوسروں کا مذاق اڑانے، ان کا نام بگاڑنے، ان کی عیب جوئی وغیبت کرنے، ان کے بارے میں قیاس آرائیاں کرنے اور انہیں حقیر سمجھنے کی ممانعت کی ہے (ملاحظہ فرمائیں: الحجرات/۱۱-۱۲، لقمان/ ۱۸، الہمزہ/۱) ۔ جب کہ مغربی تہذیب سکھاتی ہے اور اس کے نمائندگان اپنے طرز عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ آزادیِ رائے کے نام پر دوسروں کی دل آزاری بالخصوص مسلمانوں کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ، اسلام، اسلامی شریعت اور قرآن کے خلاف زہر افشانی اور نبی رحمت حضرت محمد ﷺ کے لیے نازیبا الفاظ اور ہتک آمیز تاثرات کے اظہار میں کوئی حرج نہیں ہے۔ نہ تو اس باب میں حقوق انسانی کی رعایت حارج آتی ہے اور نہ علمی دیانت داری یا تحقیق وتفتیش کی ضرورت مانع ہوتی ہے۔

مغربی تہذیب کی جڑوں کو ہلا دینے والی مذکورہ بالا قرآنی ہدایات وتعلیمات کے علاوہ یہ کتاب عظیم اس تہذیب کے لیے اس وجہ سے بھی بہت بڑا چیلنج ہے کہ یہ اس کے علم برداروں کے مورثوں کی ضلالت، فکری انحراف، ذہنی پستی، بد اعمالی اور اخلاقی خرابیوں کی تاریخ بیان کرتی ہے، یہ ان کی سرکشی اور حکم الٰہی سے بغاوت کے واقعات سناتی ہے اور بتاتی ہے کہ بنی اسرائیل یا قدیم اہل کتاب کیوں غضب الٰہی کے مستحق ہوئے، کن وجوہ سے طرح طرح کے عذاب میں مبتلا ہوئے اور ذلت وخواری سے دوچار ہوئے. اہم بات یہ کہ قرآن مبین ان سب باتوں کو ایسے کھلے ہوئے حقائق کے انداز میں بیان کرتا ہے کہ ان سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔ موجودہ زمانے کے یہود ونصاریٰ یا مغربی تہذیب کے مروجین ومبلغین کے لیے اصل حیرانی کی بات یہ ہے کہ جب وہ اس آئینہ میں اپنی تصویر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیکھتے ہیں تو ان کے چہروں پر اس قدیم تصویر کے خدو خال صاف نظر آتے ہیں جس کی عکاسی قرآن نے کی ہے۔ قرآن مجید میں اہل کتاب کے عقاید میں فساد، کتاب الٰہی میں تحریف، حکم الٰہی سے روگردانی، کتمانِ حق، انبیاء کی تکذیب، اہانت و ان کے قتل، خاتم النبیین محمد ﷺ اور ان پر نازل کی گئی کتاب عزیز کے تئیں ان کے ناقدانہ و تنفرانہ رویہ کی وضاحت کی گئی ہے، یہ بات قابل غور ہے کہ اس کتاب میں یہود و نصاریٰ کی خدافراموشی، آخرت سے غفلت کوشی، دنیا پرستی، ناشکری، خواہشات نفس کی پیروی، مادہ پرستی، رشوت خوری، سود خوری، قانون الٰہی سے گریز کے لیے حیلہ تراشی، خیانت و عہد شکنی، بہتان تراشی، قتل و غارتگری و فتنہ انگیزی، قومی و نسلی غرور اور ظلم و زیادتی و حرام خوری میں مقابلہ آرائی کے سلسلہ میں جو حقائق آشکارا کیے ہیں کیا مغربی تہذیب کے موجودہ رہنماؤں و نمائندوں پر منطبق نہیں ہوتے؟ متعلقہ تمام آیات کی نقل کرنے کی یہاں گنجائش نہیں، مثال کے طور پر کچھ آیات ذیل میں درج کی جارہی ہیں:

آیات الٰہی کا انکار، قتل انبیاء، عصیان وعدوان:

وضربت علیهم الذلة والمسکنة وباء وا بغضب من الله ذالک بانهم کانوا یکفرون بآیات الله ویقتلون النبیین بغیر الحق، ذالک بما عصوا و کانوا یعتدون (البقرہ/۶۱)

اور ذلت وخواری ان پر مسلط ہوگئی اور وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے، یہ نتیجہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے۔ یہ نتیجہ تھا اس کا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حدودِ (شریعت) سے تجاوز کرتے تھے

حق کو خلط ملط کرنا اور چھپانا:

یا اهل الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون (آل عمران/ ۷۱)

اے اہل کتاب تم کیوں حق کو باطل سے گڈمڈ کرتے ہو اور اسے چھپاتے ہو دراں حالیکہ تم اس کو جانتے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عہد شکنی:

اوکلما عاھدوا عھداً نبذہ فریق منھم بل اکثر ھم لایومنون (البقرہ/۱۰۰)

کیا ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا رہا ہے کہ جب بھی انہوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک نہ ایک گروہ نے اسے پھینک دیا بلکہ ان میں سے اکثر اس پر سچے دل سے ایمان نہیں لائے۔

فبما نقضھم میثاقھم لعنّٰھم وجعلنا قلوبھم قٰسیۃً (المائدہ/۱۳)

پس ان کے اپنے عہد کو توڑ دینے کے سبب ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔

کتاب الٰہی میں تحریف وتبدیلی:

یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا (المائدہ/۱۳)

وہ کلام (الٰہی) کو اس کے موقع ومحل سے ہٹاتے ہیں اور جس چیز کی انہیں یاددہانی کرائی گئی تھی اس کا ایک حصہ وہ بھلا بیٹھے۔

فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللّٰہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلاً (البقرہ/۷۹)

پس تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب (میں) لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں یہ اللہ کی جانب سے ہے تاکہ اس کے ذریعہ کچھ تھوڑا سا مال حاصل کرلیں۔

راہ حق سے روکنا اور گمرہی کی ترغیب دینا:

قل یا اھل الکتاب لم تصدون عن سبیل اللّٰہ من آمن تبغو نھا عوجاً وانتم شھداء (آل عمران/ ۹۹)

ان سے پوچھو! اے اہل کتاب تم لوگ کیوں اللہ کے راستہ سے روکتے ہو ان لوگوں کو جو ایمان لائے، چاہتے ہو کہ وہ ٹیڑھی راہ اختیار کریں جب کہ تم خود (اس کے حق ہونے پر) گواہ ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سود خوری وحرام مال کا کثرت سے استعمال:

فبظلم من الذین ھادوا حرمنا علیھم طیبات احلت لھم وبصدھم عن سبیل اللّٰہ کثیراً واخذھم الربا وقدنھو اعنہ واکلھم اموال الناس بالباطل (النساء/۱۶۱)

پس یہودیوں کی ظلم وزیادتی کی بنا پر اور اللہ کے راستہ سے روکنے کی بنا پر اور سود لینے کی وجہ سے جب کہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا اور لوگوں کے مال ناجائز طریقہ سے کھانے کی وجہ سے ہم نے بہت سی پاک چیزیں ان پر حرام کر دیں جو پہلے ان کے لیے حلال تھیں۔

سماعون لِلکذب اکالون للسحت (المائدہ/۴۲)

یہ خوب جھوٹ بولنے والے ہیں اور خوب حرام مال کھانے والے ہیں۔

اتہام و بہتان طرازی:

بل طبع اللّٰہ علیھا بکفرھم فلا یومنون الا قلیلاً وبکفرھم وقولھم علی مریم بھتانا عظیما (النساء/۱۵۵-۱۵۶)

بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان (کے دلوں) پر مہر لگادی ہے تو وہ کم ہی ایمان لائیں گے بوجہ ان کے کفر کے اور بوجہ ان کے مریم پر ایک بہتان عظیم لگانے۔

نفاق:

واذا لَقوا الذین آمنوا قالو آمنّا واذا خلا بعضھم الیٰ بعض قالوا اتحدثونھم بما فتح اللّٰہ علیکم لیحاجوکم بہ عند ربکم افلا تعقلون (البقرہ/۷۶)

اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لائے اور جب آپس میں ایک دوسرے سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تم لوگ ان لوگوں (مومنوں) کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں تاکہ تمہارے رب کے پاس تمہارے مقابلہ میں بطور حجت پیش کر سکیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قومی ونسلی برتری کا احساس واظہار:

قالت الیھود والنصاریٰ نحن ابناء اللّٰہ واحباء ہ (المائدہ/ ۱۸)

یہود ونصاریٰ کہتے ہیں ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب بندے ہیں۔

وقالوا لن یدخل الجنة الا من کان ھوداً او نصاریٰ . تلک امانیھم (البقرہ/ ۱۱۱-۱۱۲)

وہ کہتے ہیں کہ جنت میں وہی داخل ہوں گے جو یہود ونصاریٰ ہیں۔ یہ محض ان کی تمنائیں ہیں (جو ان کے انبیاء کے خاندان سے ہونے کے احساسِ برتری پر مبنی ہیں)۔

فساد برپا کرنا اور بدامنی پھیلانا:

کلما اوقدوا نارا للحرب اطفأھا اللّٰہ ویسعون فی الارض فساداً (المائدہ/ ۶۴)

جب جب یہ جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اس کو ٹھنڈا کرتا ہے، یہ زمین میں فساد پھیلانے کی بھاگ دوڑ میں لگے رہتے ہیں۔

واذا قیل لھم لاتفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون الا انھم ھم المفسدون ولکن لایشعرون (البقرہ/ ۱۱-۱۲)

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد مت مچاؤ تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ جان لو وہ تو فساد برپا کرنے والے ہیں۔ مگر وہ محسوس نہیں کر رہے ہیں۔

یہاں یہ وضاحت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ قرآن کریم میں اہل کتاب کے عقاید، کردار اور اخلاق کی خرابی کے سلسلہ میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے مقصود نزول قرآن کے زمانہ یا بعد کے یہود ونصاریٰ کو متنبہ کرنا، انہیں اصلاحِ احوال کی دعوت دینا اور قرآن کے دکھائے ہوئے راستہ کی طرف بلانا ہے جو اصل دین ہے، اسی کے ساتھ مسلمانوں کو اس جانب متوجہ کرنا ہے کہ وہ اہل کتاب کے واقعات سے سبق لیں، جن برائیوں وجرائم میں وہ مبتلا ہوگئے تھے ان سے اپنے آپ کو کلی طور پر بچائیں ورنہ وہ بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انہی کی طرح انجامِ بد سے دوچار ہوں گے۔ اس ضمن میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ قرآن میں نہ صرف اشارتاً بلکہ صریح انداز میں آخری نبی ﷺ کے امتیوں کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ انہیں یہود ونصاریٰ (اور موجودہ صورتحال میں مغربی تہذیب کے رہنما وترجمان) کے تئیں کیا رویہ اختیار کرنا چاہئیے:

اول یہ کہ وہ انہیں اپنا گہرا دوست، محرم راز وسرپرست نہ بنائیں، ارشاد ربانی ہے:

یا ایها الذین آمنوا لاتتخذوا الیهود والنصاریٰ اولیاء بعضهم اولیاء بعض (المائدہ/۵۱)	اے ایمان والو یہود ونصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

یہاں یہ واضح رہے کہ قرآن اہل کتاب سے عام انسانی تعلقات قائم کرنے سے منع نہیں کرتا بلکہ وہ تو اپنے ماننے والوں کو سخت ترین دشمنوں سے بھی انہیں برتنے کی واضح ہدایت دیتا ہے۔

دوسرے یہ کہ مسلمان اپنے آپ کو اہل کتاب کی سب سے بڑی خرابی (خدافراموشی) سے پوری طرح دور رکھیں اس لیے کہ یہ عقیدہ وعمل کے بگاڑ کا ذریعہ بنتی ہے جو آخرکار انسان کو گنہ گار بنادیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولا تکونوا کالذین نسوا اللّٰه فانساهم انفسهم . اولئک هم الفسقون (الحشر/۱۹)	تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجاؤ جو اللہ کو بھول گئے پس اللہ نے انہیں اپنے آپ سے غافل کردیا۔ یہی لوگ اصلاً گنہ گار ہیں۔

تیسرے یہ کہ وہ قرآن کریم سے اپنا تعلق مضبوط رکھیں اور اس سے رجوع کرتے رہیں، وہ ان ''اہل کتاب'' کی طرح نہ ہوجائیں جنہوں نے کتاب الٰہی کو پس پشت ڈال دیا یا پھر اس کے احکام میں تبدیلی پیدا کردی اور نتیجہ کے طور پر وہ طرح طرح کے فسق وفجور میں مبتلا ہوگئے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللّٰہ ومانزل من الحق ولایکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیھم الامد فقست قلوبھم و کثیر منھم فاسقون (الحدید/۱٦)	کیا مومنین کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلیں اور اس کے نازل کردہ حق (قرآن) کے آگے جھکیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی، پھر ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر فاسق ہو گئے۔

چوتھے یہ کہ وہ آپس میں متحد و متفق رہیں اور اہل کتاب کی طرح اختلاف و افتراق کا شکار ہو کر بہت سارے گروہوں و فرقوں میں نہ بٹ جائیں یہاں تک کہ ان کی ہوا اکھڑ جائے. اللہ تعالیٰ ان الفاظ میں انہیں نصیحت فرماتا ہے۔

ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ماجاء ھم البیّنات واولئک لھم عذاب عظیم. (آل عمران/۱۰۵)	اور تم لوگ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو فرقوں میں بٹ گئے اور واضح ہدایات آنے کے بعد پھر اختلاف میں مبتلا ہوئے ،ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

پانچویں یہ کہ اہل اسلام کسی بھی مسئلہ میں دین و شریعت کے خلاف یہود و نصاریٰ کی اتباع کا خیال ذہن میں نہ لائیں اور نہ کسی معاملہ میں ان کے سامنے سپردگی کا رویہ اختیار کریں اس لیے کہ وہ جزوی پیروی ۔سے راضی نہ ہوں گے وہ تو چاہیں گے کہ مسلمان اپنا دین وایمان بالائے طاق رکھ کر ان کے پیچھے پیچھے چلنے والے بن جائیں

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو متنبہ فرماتا ہے:

ولن ترضی عنک الیھود ولاالنصاری حتی تتبع ملّتھم قل ان ھدی اللّٰہ ھو الھدیٰ (البقرہ/۱۲۰)	یہودی وعیسائی تم سے ہرگز نہ راضی ہوں گے جب تک تم ان کے طریقہ پر نہ چلنے لگو. کہہ دو اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے۔

مزید براں بہت ہی صاف لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے آگاہ فرمایا ہے کہ ان کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فرمانبرداری ایمان کے لیے خطرہ سے خالی نہیں۔

یا ایھا الذین آمنوا ان تطیعوا فریقاً من الذین اوتوا الکتاب یردو کمّ بعد ایمانکم کافرین . (آل عمران/۱۰۰)	اے ایمان والو اگر تم اہل کتاب میں سے ایک گروہ کی فرمانبرداری کروگے تو پھر یہ تمہیں ایمان سے کفر کی طرف پلٹادیں گے۔

بعض مسلم ممالک میں ان قرآنی ہدایات کے خلاف جو طرز عمل اختیار کیا جارہا ہے اس کے خطرناک وتکلیف دہ نتائج سے ہر باشعور مسلمان واقف ہے ان کی تفصیل میں جانے کا یہاں موقع نہیں ہے۔

ان سب کے علاوہ اہل کتاب خاص طور سے یہودیوں کے سلسلہ میں قرآن سے مسلمانوں کو ایک اہم سبق یہ ملتا ہے کہ وہ ان سے اپنے آپ کو ہر وقت چوکنا رکھیں، ان سے تعلقات و معاملات میں انتہائی ہوشیاری وفراست کا ثبوت دیں اس لیے کہ یہ مسلم دشمنی میں سب سے زیادہ آگے بڑھے ہوئے ہیں، اہل اسلام کو نقصان پہنچانے یا انہیں اذیت میں مبتلا کرنے کا کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑتے، قرآن کی اس آیت سے یہی حقیقت آشکارا ہوتی ہے:

ولتجدن اشد الناس عداوۃً للذین آمنوا الیھود والذین اشرکوا (المائدہ/۸۲)	تم ایمان والوں کی دشمنی میں سب سے زیادہ سخت یہود ومشرکین کو پاؤ گے۔

موجودہ دور میں مسلمانوں کے تئیں اہل مغرب کے رویہ کی روشنی میں اس آیت پر غور کیا جائے تو اس کی صداقت وحقانیت اور زیادہ واضح ہوجائے گی۔

اس میں شبہ نہیں کہ اس وقت اسلام، قرآن وشریعت کے خلاف پروپیگنڈہ اور مسلم دشمنی میں امریکہ سرِفہرست ہے لیکن یہ پتہ لگانے میں کسی تحقیق کی ضرورت نہیں کہ امریکہ کی مسلم دشمنی میں اصلاً کس کی ذہنیت کارفرما ہے اور مسلمانوں کے ساتھ جارحیت و بربریت کے مظاہرہ میں کون سی لابی اپنا اثر دکھارہی ہے۔ آجکل دنیا کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کے خلاف جو سازشیں رچی جاتی ہیں، اسلام پسندوں کی جان و مال کی تباہی کے جو منصوبے بنائے جاتے ہیں یا روبعمل لائے جاتے ہیں، قرآن شریف کی بے حرمتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور رسول اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کے جو دل آزار واقعات رونما ہوتے ہیں، کسی بھی مسلم ملک میں نفاذ شریعت کی کوششوں کو دبانے کے لیے جو ہنگامہ برپا ہوتا ہے، بالخصوص اسلام میں عورتوں وغیر مسلموں کے حقوق کے خلاف میڈیا کے ذریعہ خوف و دہشت کا جو ماحول گرم کیا جاتا ہے، دینی مدارس کے خلاف جو زہریلے پروپیگنڈے جاری رہتے ہیں اور کسی ابھرتے ہوئے مسلم پاور کو ختم کرنے کے لیے جھوٹے بہانوں سے فوج کشی کی جاتی ہے اور جان ومال وعزت کی تباہی کا جو گھناؤنا کھیل کھیلا جاتا ہے یہ درحقیقت یہودی سوچ و صہیونی ذہن کی پیداوار ہے جو نصاریٰ کی پرزور وکالت اور سرگرم حمایت سے برگ وبار لاتی ہے اور اپنا مسموم اثر دکھاتی ہے۔ ان سب کے باوجود اِن عناصر کے لیے دردسر یہ ہے کہ خود مغرب میں قرآن اپنا اثر دکھا رہا ہے اور اسلام کی قبولیت کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔

مختصر یہ کہ قرآن مجید کے مغربی تہذیب کے لیے ایک عظیم چیلنج ہونے کو اہل مغرب نہ صرف یہ کہ محسوس کرتے ہیں بلکہ اس پر اپنا غم وغصہ، حیرانی وردعمل اپنی تقریروں، تحریروں اور کارستانیوں کے ذریعہ ظاہر کرتے رہتے ہیں اور اس کا نشانہ خاص طور سے اسلام پسندوں یا ان مسلمانوں کو بناتے ہیں جو قرآنی فکر کو عملی طور پر برتنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسروں میں اس کی اشاعت کرتے ہیں یا وہ ان کتابوں و اداروں کے خلاف محاذ قائم کرتے ہیں جو قرآنی فکر کی پختگی وترویج کا ذریعہ بنتے ہیں اور افراد سازی کرتے ہیں واقعہ یہ کہ مغربی تہذیب کے نمائندے اچھی طرح یہ بات سمجھ گئے ہیں کہ مسلمانوں کی فکر کا اصل سرچشمہ قرآن حکیم ہے جسے روانی اس کی تعلیمات کے مجسم پیکر حضور اقدس ﷺ کے اسوۂ مبارک سے ملتی ہے۔ اس لیے اگر اِن سے مسلمانوں کا تعلق کمزور کردیا جائے تو ان کی تہذیب کی راہ میں اور کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ اس تہذیب کے رہنماؤں کے تحت الشعور میں یہ بات بیٹھ چکی ہے کہ اس کے لیے سب بڑا چیلنج مسلمانوں کا قرآن و سنت پر کاربند رہنا اور غیر مسلموں کا قرآنی تعلیمات واسوہ نبیؐ سے متاثر ہونا ہے۔ اس وجہ سے وہ خاص طور سے دو محاذوں پر اپنی مہم میں سرگرم ہیں۔ اول یہ کہ مختلف طریقے بالخصوص جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعہ مسلمانوں میں مغربی تہذیب کو پھیلانا اور ایسے لبھانے والے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انداز میں اسے پیش کرنا کہ وہ اس کو قبول کرلیں اور قرآن وسنت سے ایسا غافل ہو جائیں کہ اس تہذیب کی مخالفت یا اس کے خلاف مدافعت کی حس بھی ختم ہو جائے یا کمزور ہو جائے۔ دوم اسلام، اسلامی شریعت، قرآن کریم اور نبی کریم ﷺ کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کرنا اور دنیا کو یہ باور کرانے کے لیے ہر حربہ اختیار کرنا ہے کہ ان کی پیروی میں انسانی حقوق کی پامالی اور دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ ناانصافی ہے، عورتوں کے حقوق پر ڈاکہ زنی اور آزادیِ رائے کا خون ہے، جمہوریت کا قتل اور انسانی تمدن کی ترقی کو پیچھے لوٹانا ہے، تشدد وخوں ریزی کو بڑھاوا دینا اور عالمی امن کو خطرہ میں ڈالنا ہے، خلاصہ یہ کہ اس میں انسانیت کی تباہی ہے۔ یہ بات بخوبی معروف ہے کہ قرآن کے تصور جہاد و قتال فی سبیل اللہ کو من گھڑت انداز میں فساد وخوں ریزی کی جڑ قرار دینا، رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات سے جنگ جوئی وتشدد منسوب کرنا، ''فرقان الحق'' کے نام سے جعلی قرآن مشتہر کرنا، مدارس وجامعات کے نصاب سے قرآن کی کچھ مخصوص آیات خارج کردینے کے لیے مسلم ممالک پر زور ڈالنا اور مدارس کو کٹر پنتھی ودہشت گردی کی تعلیم و تربیت کا اڈہ یا دہشت گردوں کی فیکٹری قرار دینا دراصل اسی مہم کا ایک حصہ ہے۔

حقیقت یہ کہ مغربی تہذیب کے لیے قرآن کا چیلنج اور سخت و دشوار تر ہو سکتا ہے اگر مسلمان سچے دل سے قرآنی احکام وتعلیمات پر عمل کرنے والے اور سنتِ نبویؐ کے پیرو بن جائیں اور دل ودماغ سے اس تباہ کن تہذیب کے اثرات کھرچ کر پھینک دیں، اس کے علم برداروں کی تحریصات وترغیبات کو ٹھکرادیں اور ان کی دھمکیوں اور ظالمانہ کارروائیوں کا پامردی سے مقابلہ کریں، اس سے شاید ہی کسی کو انکار ہو کہ موجودہ صورت حال میں اس بات کی ضرورت بڑھتی جارہی ہے کہ مسلمان مغربی تہذیب کی خرابیوں اور تباہ کاریوں کو خود بھی سمجھیں اور اس کے خلاف عام لوگوں کا احساس بھی بیدار کریں۔ خیر امت اور شہادت حق کے مکلّف ہونے کی حیثیت سے دنیا کو بتائیں کہ یہ تہذیب کشش تو رکھتی ہے لیکن نہایت مضر ہے، بظاہر لوگوں کو خوشی وآرام کا سبز باغ دکھاتی ہے لیکن ان کے سکون وامن کی غارتگر ہے، انہیں ترقی وکامیاب زندگی کا مژدہ سناتی ہے لیکن وہ اصلاً انہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ناکامی وتباہی کے غار میں ڈھکیلنے والی ہے۔ وقت کا دوسرا تقاضا یہ ہے کہ اہل اسلام اپنے قول سے یہ واضح کریں اور عمل سے یہ ثابت کریں کہ اسلام دینِ رحمت، قرآن کریم پیغامِ رحمت اور سنتِ رسول ﷺ اسوۂ رحمت ہے، تیسرے پورے دلائل وشواہد کے ساتھ دنیا کے سامنے یہ حقیقت بے نقاب کریں کہ اس پیغام رحمت کو قبول کرنے میں نہ صرف امتِ مسلمہ بلکہ پوری انسانیت کی بھلائی ہے اور اس پر خاص زور دیں کہ اہل مغرب کی خیر و فلاح بھی اسی پر منحصر ہے جیسا کہ قرآن نے مختلف مقامات پر اہل کتاب کو اس حقیقت کو قبول کرنے کی دعوت دی ہے، چوتھے یہ کہ اہل مغرب میں جو صالح عناصر وسلیم الطبع لوگ ہیں اور مسلمانوں کے کاز سے دلچسپی رکھتے ہیں اور خود مغربی تہذیب سے متنفر ہیں (یہود و نصاریٰ میں ایسی صالح طبیعت کے لوگ نزول قرآن کے زمانہ میں اور پہلے بھی رہے ہیں جنہیں قرآن نے ''امۃ قائمۃ'' یا ''امۃ مقتصدۃ'' سے تعبیر کیا ہے) ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان ان سے قربت پیدا کریں، ان کی حمایت وتائید میں آگے آئیں اور قرآن کے پیغام ہدایت ورحمت سے انہیں مزید مانوس کریں، پانچویں یہ کہ مغربی تہذیب کی یلغار کو روکنے اور قرآن کے پیغام کو عام کرنے کے لیے عالمِ اسلام میں اتحاد واتفاق کی اشد ضرورت ہے۔ مسلمانوں کا باہمی اختلاف مغرب کے اثر ونفوذ کو اور بڑھا رہا ہے اور مسلم ممالک میں مغربی نظام وتمدن کی جڑیں مضبوط کر رہا ہے۔ قرآن کریم میں بار بار اہل اسلام کو باہمی اختلاف ونزاع اور نفاق کے برے اثرات وخطرناک نتائج سے متنبہ کیا گیا ہے اور انہیں اعتصام بحبل اللہ کے اصول کے تحت متحد ومتفق رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اللہ کرے اس کا یہ فرمان مقدس وپُر حکمت ہم سب کے دل ودماغ میں رچ بس جائے اور اسے دوسروں تک موثر انداز میں پہونچانے کی ہمیں توفیق نصیب ہو:

ھذا کتاب انزلنٰہ مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون (الانعام/۱۵۵)	یہ کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے سراپا خیر وبرکت ہے تو اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو کہ تم پر رحم کیا جائے۔

اللھم وَفِّقنا لما تحب وترضی۔

© rasailojaraid.com